از عدالت عظمی

گلراج سنگھ

بنام

موٹا سنگھ

[پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، سی۔ جے۔، کے۔ این۔ وانچو، جے۔ سی۔ شاہ،
این۔ راجگو پالا آیانگر اور ایس۔ ایم۔ سکری، جے۔ جے]

ڈگری-ایک خاتون فروش کے ناجائز بیٹے اور بیٹی کی طرف سے پہلے سے استثنی کا مقدمہ- چاہے پنجاب پری ایمپشن ایکٹ میں استعمال ہونے والے الفاظ "ایسی عورت کا بیٹا یا بیٹی"، جیسا کہ ترمیم کی گئی ہے، اس میں ایسی خاتون کا ناجائز بیٹا یا بیٹی شامل ہے- پنجاب پری ایمپشن ایکٹ، 1913 (1913 کا 1)، جیسا کہ 1960 کے ایکٹ X، سیکشن 15(2)(b) کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ- ایک سردارنی کے ناجائز بیٹے اور بیٹی نے جواب دہندگان کو اس کی طرف سے کی گئی زرعی زمین کی فروخت کو پہلے سے روکنے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ ٹرائل کورٹ بھی۔ جیسا کہ ضلعی عدالت نے اپیل پر اپیل گزاروں کو قبل از وقت استثنی کے لیے ایک فرمان جاری کیا، حالانکہ ایک محدود حد تک۔ جواب دہندگان کی دوسری اپیل پر، ہائی کورٹ نے اس بنیاد پر مقدمہ خارج کرنے کی ہدایت کی کہ اپیل گزاروں کو ان افراد کے

زمرے میں نہیں سمجھا گیا جو پنجاب پری ایمپشن ایکٹ کی دفعہ 15 (2) (بی) کے تحت پری ایمپشن کے حقدار تھے جیسا کہ 1960 کے ایکٹ X کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔خصوصی اجازت کی اپیل پر اپیل گزاروں نے دلیل دی کہ پری ایمپشن ایکٹ کی دفعہ 15 کی شق کو ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کے ساتھ مل کر پڑھا جانا چاہیے جس میں خاتون مالک سے تعلق رکھنے والی جائیداد کی منتقلی کا التزام کیا گیا تھا اور یہ کہ چونکہ بعد کے قانون کے تحت ہندو خاتون کے ناجائز بچے اس کی جائیداد کے جانشین ہونے کے حقدار تھے، یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ جب پنجاب مقننہ نے 1960 میں 'بیٹا یا بیٹی' کا اظہار کیا تو اس کا مطلب ایک بیٹا یا بیٹی ہے جو ہندو خاتون کے وارث کے طور پر کامیاب ہونے کا حقدار ہوگا۔

منعقد: کسی قانون میں "بچہ" "بیٹا" یا "بیٹی" کے الفاظ کی تعمیر کے عام اصول میں صرف جائز بچے شامل ہوں گے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ان الفاظ کو مزید وسیع تر معنی دینے کے لیے خود قانون میں ہی واضح التزام ہوسکتا ہے جس میں ناجائز بچے بھی شامل ہوں اور ہندو جانشینی ایکٹ (1956 کا ایکٹ XXX) کی دفعہ 3 (جے) اس طرح کی شق کی ایک اچھی مثال فراہم کرتی ہے۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سلسلے میں ایک واضح شق کے بغیر سیاق وسباق اس بات کی نشاندہی کر سکتا ہے کہ الفاظ کو قانونی حیثیت کے سوال کے علاوہ محض خون کے تعلقات کی نشاندہی کے طور پر زیادہ جامع معنوں میں استعمال کیا گیا تھا۔دفعہ 15 میں کوئی واضح شق شامل نہیں ہے اور سیاق وسباق، جہاں تک جاتا ہے، اس طرح کی تعمیر کو کوئی مدد دینے کے قابل نہیں ہے۔سب سے پہلے، الفاظ "بیٹا یا بیٹی" اس حصے میں ایک سے زیادہ بار آتے ہیں۔اپیل کنندہ کی جانب سے یہ منصفانہ طور پر تسلیم کیا گیا کہ جہاں مرد فروش کے بیٹے یا بیٹی کا حوالہ دیا گیا ہے، جیسا کہ دفعہ 15 (1) میں الفاظ کا مطلب صرف فروش کا جائز مسئلہ ہے۔اگر ایسا ہے تو ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی خاتون فروش

کے معاملے میں الفاظ کے مختلف معنی ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ خود ایک خاتون دکاندار کا معاملہ لیتے ہوئے بھی، دفعہ 15 (2) (اے) (آئی) میں ایسے دکاندار کے بھائی کے بیٹے کا حوالہ ہے۔ یہ شاید ہی بحث کی جا سکتی ہے کہ ان الفاظ میں بھائی کے ناجائز بیٹے کو سمجھا جاتا ہے۔ لہذا، یہ ماننا ضروری ہے کہ جب دفعہ 15 (2) (بی) (آئی) "بیٹا یا بیٹی" کے الفاظ استعمال کرتی ہے تو اس کا مطلب صرف ایک جائز بیٹا اور خاتون فروش کی جائز بیٹی ہے۔

دیوانی اپیل عدالتی - دیوانی اپیل نمبر 467 آف 1963۔

1960 کی باقاعدہ دوسری اپیل نمبر 837 میں پنجاب ہائی کورٹ کے فروری 1961 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

بشن نارائن اور نونیت لال، اپیل گزاروں کے لیے۔ جواب دہندگان کے لیے یشپال گاندھی اور ایس ڈی گوسوامی۔

13 مارچ 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

آیانگر، جے۔ - پنجاب پری ایمپشن ایکٹ، 1913 کی دفعہ 15 (2) (b) میں پائے جانے والے الفاظ "ایسی عورت کا بیٹا یا بیٹی"، جیسا کہ 1960 کے ایکٹ X کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، میں ایسی عورت کا ناجائز بیٹا یا ناجائز بیٹی شامل ہے، یہ واحد سوال ہے جو خصوصی اجازت کے ذریعے اس اپیل میں پیدا ہوتا ہے۔ اپیل کنندگان

سردارنی پریم پرکاش کور کا ناجائز بیٹا اور بیٹی ہیں۔ یکم دسمبر 1956 کو فروخت کے ایک رجسٹرڈ دستاویز کے ذریعے مذکورہ خاتون نے 18 بیگھا، 1 بسوا اور 5 بسوانی زرعی زمین 10,000/- روپے میں فروخت کی۔ جواب دہندگان کو اپیل گزاروں نے اس فروخت کو پہلے سے روکنے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ اصل میں ادا کی گئی رقم کے بارے میں کچھ تنازعہ تھا لیکن اب ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ ضلعی عدالت دونوں نے اپیل پر اپیل گزاروں کو قبل از وقت استثنی کے لیے حکم نامہ منظور کیا، حالانکہ ایک محدود حد تک۔ مدعا علیہان نے ہائی کورٹ میں دوسری اپیل دائر کی اور معروف ججوں نے، اب اپیل کے تحت فیصلے کے ذریعے، اس بنیاد پر مقدمہ خارج کرنے کی ہدایت کی کہ اپیل گزاروں کو ان افراد کے طبقے کے اندر نہیں سمجھا گیا جو پنجاب پری ایمپشن ایکٹ کی دفعہ 15 (2) (بی) کے تحت پری ایمپشن کے حقدار تھے کیونکہ یہ اب 1960 کے ایکٹ X کے ذریعے کی گئی ترمیم کے تحت ہے۔ اس فیصلے سے ہی، خصوصی اجازت کے ذریعے، موجودہ اپیل لائی گئی ہے۔

مسٹر بشن نارائن نے اپیل گزاروں کے وکیل نے ہمیں پیش کیا کہ شق میں شامل ہے۔ 15 پری ایمپشن ایکٹ کو ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کے ساتھ مل کر پڑھا جانا چاہیے جس میں ایک خاتون مالک سے تعلق رکھنے والی جائیداد کی منتقلی کا التزام کیا گیا تھا اور یہ کہ چونکہ بعد کے قانون کے تحت ایک ہندو خاتون کے ناجائز بچے اس کی جائیداد کے وارث ہونے کے حقدار تھے، یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ جب پنجاب مقننہ نے 1960 میں 'بیٹا یا بیٹی' کا اظہار کیا تو اس کا مطلب ایک بیٹا یا بیٹی تھا جسے ہندو عورت کے وارث کے طور پر کامیاب ہونے کا حق حاصل ہوگا۔ ہم فاضل وکیل کے اس بیان کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ دفعہ 15 جس کی تعمیر پر غور کرنے کی ضرورت ہے مندرجہ ذیل ہے:

"15 وہ افراد جن میں زرعی زمین اور گاؤں کی غیر منقولہ جائیداد کی فروخت کے سلسلے میں قبل از وقت استثنٰی کا حق ہے۔

(a) زرعی زمین اور گاؤں کی غیر منقولہ جائیداد کے سلسلے میں قبل از وقت چھوٹ کا حق حاصل ہوگا

جہاں فروخت واحد مالک کی طرف سے ہوتی ہے: پہلا، بیچنے والے کے بیٹے یا بیٹی کے بیٹے یا بیٹی کے بیٹے میں؛ دوسرا، بیچنے والے کے بھائی یا بھائی کے بیٹے میں؛ تیسرا، باپ کے بھائی یا باپ کے بھائی کے بیٹے میں؛

چوتھا، کرایہ دار میں جو فروخت کنندہ کی کرایہ داری کے تحت فروخت شدہ زمین یا جائیداد یا اس کا ایک حصہ رکھتا ہے۔

(b) جہاں فروخت مشترکہ زمین یا جائیداد کے حصص کی ہو اور تمام شریک شراکت داروں کے ذریعے مشترکہ طور پر نہیں کی گئی ہو:

سب سے پہلے، بیچنے والے یا دکاندار کے بیٹوں یا بیٹیوں یا بیٹے کے بیٹوں یا بیٹی کے بیٹوں میں؛

دوم، دکاندار یا دکاندار کے بھائیوں یا بھائی کے بیٹوں میں؛

تیسرا، باپ کے بھائیوں یا باپ کے بھائی کے بیچنے والے یا دکاندار کے بیٹوں میں؛

چوتھا، دوسرے شریک حصص داروں میں؛

پانچواں، کرایہ داروں میں جو کرایہ داری کے تحت رکھتے ہیں۔ بیچنے والے یا بیچنے والے کی زمین یا جائیداد یا اس کا ایک حصہ؛

(c) جہاں فروخت مشترکہ ملکیت والی زمین یا جائیداد کی ہو اور تمام شریک حصص داروں کے ذریعے مشترکہ طور پر کی گئی ہو:

سب سے پہلے، دکانداروں کے بیٹوں یا بیٹیوں یا بیٹے کے بیٹوں یا بیٹی کے بیٹوں میں؛

دوم، دکانداروں کے بھائیوں یا بھائی کے بیٹوں میں؛

تیسرا، باپ کے بھائیوں یا باپ کے بھائی کے دکانداروں کے بیٹوں میں؛

چوتھا، کرایہ داروں میں جو دکانداروں یا ان میں سے کسی ایک کی کرایہ داری کے تحت رکھتے ہیں، زمین یا جائیداد یا اس کا ایک حصہ فروخت کیا جاتا ہے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود

(a) جہاں کسی عورت کی طرف سے زمین یا جائیداد کی فروخت ہے جس پر وہ اپنے والد یا بھائی کے ذریعے کامیاب ہوئی ہے یا ایسی زمین یا جائیداد کے سلسلے میں فروخت ایسی عورت کے بیٹے یا بیٹی کی طرف سے وراثت کے بعد ہے، تو قبل از وقت اختیار کا حق اس میں مضمر ہوگا:

(i) اگر فروخت ایسی عورت کی طرف سے ہے، تو اس کے بھائی یا بھائی کے بیٹے میں؛

(ii) اگر فروخت ایسی عورت کے بیٹے یا بیٹی کی طرف سے، ماں کے بھائیوں یا ماں کے بھائی کے بیچنے والے یا دکاندار کے بیٹوں میں ہے۔

(b) جہاں کسی عورت کی طرف سے زمین یا جائیداد کی فروخت ہے جس پر وہ اپنے شوہر کے ذریعے کامیاب ہوئی ہے، یا اپنے بیٹے کے ذریعے اگر بیٹے کو اپنے والد سے بیچی گئی زمین یا جائیداد وراثت میں ملی ہے، تو قبل از وقت چھوٹ کا حق درج ذیل ہوگا:

پہلی، ایسی عورت کے بیٹے یا بیٹی میں؛ دوسری، ایسی عورت کے شوہر کے بھائی یا شوہر کے بھائی کے بیٹے میں۔

"فاضل وکیل کو پیش کرنا عملی طور پر اس کے مترادف ہے تا کہ ان میں استعمال ہونے والے الفاظ کی تشریح کی جا سکے۔ دفعہ 15 کسی کو قانون سازی سے آگے جانا چاہیے اور ان افراد کے طبقے کا پتہ لگانا چاہیے جو ہندو جانشینی قانون کے تحت بے گھر فروش کے وارث کے طور پر کامیاب ہونے کے حقدار ہیں۔ یہاں تک کہ ایک سرسری جانچ یہ ظاہر کرے گی کہ یہ تعمیر نا قابل قبول ہے اور یہ کہ ایکٹ کے معمار اس طرح کے کسی نظریہ پر آگے نہیں بڑھے۔ مثال کے طور پر، اس معاملے کو لیں جہاں ایک عورت اپنے والد یا بھائی کے ذریعے جائیداد حاصل کرنے میں کامیاب ہوتی ہے جس سے پری ایمپشن ایکٹ کی دفعہ 15 (2) (اے) میں نمٹا گیا ہے۔ ہندو جانشینی قانون کے تحت اس کے وارث ہوں گے، اگر جائیداد اس کے والد، اس کے بیٹے یا بیٹی (بشمول کسی پہلے فوت شدہ بیٹے یا بیٹی کے بچے) سے وراثت میں ملی تھی اور ان کی غیر موجودگی میں والد کے وارث ہوں گے۔ اگر، تاہم، جائیداد اس کے بھائی سے وراثت میں ملی تھی، تو منتقلی مختلف ہے۔ 15 (1) اور (2)۔ طرف سے فراہم کردہ ارتقاء۔ 15 (2) (ا) پری ایمپشن ایکٹ کا (i) مختلف ہے اور اس کے بھائی یا اس کے بھائی کے بیٹے کو پری ایمپٹ کرنے کا حق فراہم کرتا ہے۔ لہذا یہ نظریہ کہ ہمیں ہندو جانشینی ایکٹ کے تحت یا اس معاملے کے لیے، بیچنے والے پر لاگو عام قانون یا قانون کے کسی دوسرے نظام کے طور پر وارثوں کے سلسلے کا سہارا لینا چاہیے، واضح طور پر نا قابل قبول ہے۔ اس استدلال کی تھوڑی سی پیروی کرتے ہوئے، یہ متنازعہ نہیں تھا کہ اگر عورت فروش مذہب کے لحاظ سے عیسائی ہوتی، تو صرف اس کے جائز مسئلے کو ان الفاظ سے ظاہر کیا جاتا۔ جیسا کہ یہ عام بنیاد ہے کہ قانونی حق۔ کے ذریعہ پیش کردہ پری ایمپشن دفعہ۔ 15 جائیداد کے عیسائی مالک پر اتنا ہی لاگو ہوتا ہے جتنا کہ ہندو پر، یہ دیکھا جائے گا کہ عام اطلاق کے اس قانون کے الفاظ کی تعمیر کا انحصار اس مذہب پر کیا جائے گا جس سے دکاندار کا تعلق ہے، اور حقیقت میں غیر قانونی جانشینی کے قانون میں قانون کے ذریعے کی گئی کسی بھی تبدیلی کے ساتھ مختلف ہوگا جو مختلف برادریوں پر لاگو ہوتا

ہے۔ جانشینی کے حوالے سے ایک مختلف ذاتی قانون کے ساتھ، بیچنے والے کے ایک مختلف عقیدے میں تبدیلی پر پیدا ہونے والی پوزیشن ذاتی قانون کی خصوصیات کی بنیاد پر جمع کرانے کی عدم استحکام کو جرات مندانہ راحت فراہم کرے گی جو کہ بیچنے والے پر لاگو جانشینی کے طور پر ہے۔

لہذا ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا 'بیٹا یا بیٹی' کے اظہار سے صرف ایسی عورت کے جائز مسئلے کو سمجھا جاتا ہے یا کیا یہ الفاظ اتنے وسیع ہیں کہ ناجائز بچوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ یہ کہ کسی قانون میں پائے جانے والے الفاظ "بچہ"، "بیٹا" یا "بیٹی" کی تعمیر کے عام اصول میں صرف جائز بچے شامل ہوں گے یعنی، جو شادی میں پیدا ہوئے ہیں، اختیار کی ضرورت کے لیے بہت ابتدائی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان الفاظ کو مزید وسیع معنی دینے کے لیے خود قانون میں ہی واضح التزام ہوسکتا ہے جس میں ناجائز بچے بھی شامل ہوں اور ہندو جانشینی ایکٹ (1956 کا ایکٹ XXX) کی دفعہ 3 (ج) اس طرح کی شق کی ایک اچھی مثال فراہم کرتی ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سلسلے میں ایک واضح شق کے بغیر سیاق وسباق اس بات کی نشاندہی کرسکتا ہے کہ الفاظ کو قانونی حیثیت کے سوال کے علاوہ محض خون کے تعلقات کی نشاندہی کے طور پر زیادہ جامع معنوں میں استعمال کیا گیا تھا۔ دفعہ 15 جس سے ہمارا تعلق ہے اس میں کوئی واضح شق شامل نہیں ہے اور جہاں تک یہ جاتا ہے، سیاق وسباق اس طرح کی تعمیر کو کوئی مدد دینے کے قابل نہیں ہے۔ سب سے پہلے، الفاظ "بیٹا یا بیٹی" اس حصے میں ایک سے زیادہ بار آتے ہیں۔ مسٹر بشن نارائن نے منصفانہ طور پر تسلیم کیا کہ جہاں دفعہ 15 (1) کے مطابق مرد فروش کے بیٹے یا بیٹی کا حوالہ دیا گیا ہے، ان الفاظ کا مطلب صرف فروش کا جائز مسئلہ ہے۔ اگر ایسا ہے تو ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی خاتون فروش کے معاملے میں الفاظ کے مختلف معنی ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ خود ایک خاتون فروش کا معاملہ بھی لیتے ہوئے، ایک حوالہ موجود ہے۔ 15(2)(a)

(i) ایسے فروش کے بھائی کے بیٹے کو۔ یہ شاید ہی اس دلیل کے لیے کھلا ہو سکتا ہے کہ بھائی کے ناجائز بیٹے کو ان الفاظ میں سمجھا جاتا ہے۔ یہ معاملہ ہمیں اس دلیل کے لیے بہت واضح معلوم ہوتا ہے کہ جب دفعہ 15 (2) (بی) (آئی) "بیٹا یا بیٹی" کے الفاظ استعمال کرتی ہے تو اس کا مطلب صرف ایک جائز بیٹا اور خاتون فروش کی جائز بیٹی ہوتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and integrity of this document